سوال

(71) مسلم کا غیر مسلم مالک سے جھوٹ بول کر چھٹی لینا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا مسلمان اپنے غیر مسلم منیجر سے چھٹی لینے کے لیے جھوٹ بول سکتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جھوبولنا حرام ہے۔ اگر جان پر بن رہی ہو، یعنی اپنے آپ کو قتل یا ایذا سے بچانے کے لیے جھوٹ بولنا پڑتا ہے تو اس کی اجازت دی گئی ہے۔ بحوالہ آیت کریمہ (الاّ من اُکرہ وقلبُہ مطمئن بالایمان

''مجبور کردیا جائے لیکن دل ایمان پر مطمئن ہو۔،،

اور یہ کلمہ کفر بھی جھوٹ ہی کی ایک شکل ہے۔

البتہ توریہ کا جواز بھی ثابت ہے، یعنی ایک ذومعنی بات کی جائے، مخاطب یہ سمجھے کہ آپ نے اس کی مرضی کی بات کہہ دی ہے، حالانکہ آپ خود اس بات کا دوسرا مطلب لے رہے ہوں، جیسے حضرت ابراہیم نے اپنی قوم کو جواب دیا تھا: (انی سقیم) ''میں بیمار ہوں،، جب انہوں نے ان کو اپنے میلے ٹھیلے میں آنے کی دعوت دی تھی۔

گویا آپ کے جواب سے وہ تو یہ سمجھے کہ حضرت ابراہیم واقعی بیمار ہیں، اس لیے ان کے ساتھ جانے سے معذور ہیں جبکہ حضرت ابراہیم کا اس جملہ سے یہ قصد تھا کہ میں تمہاری باتوں سے اتنا بیزار ہوں کہ بیمار ہو چلا ہوں۔

انگریزی میں اس کا صحیح مفہوم ادا ہوتا ہے، یعنی ''Iamsickofyou،،

توریہ کی ایک دوسری مثال: ایک مسلمان کو مجبور کیا گیا ہو کہ کہو: خدا تین ہیں،، وگرنہ مار دیے جاؤ گے تو اس نے اپنی تین انگلیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہ ''ہاں تین ہیں،، یعنی مخاطب یہ سمجھا کہ اس نے تین خداؤں کا اقرار کرلیا ہے جبکہ اس کا اپنا ارادہ صرف یہ ہے کہنے کا تھا کہ یہ میری تین انگلیاں ہیں۔

ایک حدیث کے مطابق میاں بیوی میں صلح کرانے کے لیے جھوٹ بولا جاسکتا ہے، یعنی بیوی سے کہا جائے کہ تم تو خواہ مخواہ ناراض ہوتی ہو، تمہارا میاں تو تمہارے بارے میں یہ اچھے اچھے الفاظ کہہ رہا تھا۔ اسی طرح مرد سے بھی یہ بات کہی جاسکتی ہے۔

(یہ حدیث مطلق ہے، یعنی صلح کے لیے فریقین کے ساتھ فریق مخالف کی بابت جھوٹ بولا جاسکتا ہے، صرف میاں بیوی کے معاملے میں نہیں بلکہ ہر معاملے میں۔ دیکھیے : صحیح البخاری، الصلح، حدیث: 2692، وصحیح مسلم، البر والصلۃ والادب، حدیث: 2605)

ایک حرام چیز (جیسے جھوٹ) کا ارتکاب اس وقت بھی کیا جاسکتا ہے جبکہ ایک بڑے فتنے سے بچنا مقصود ہو۔ فرض کریں کہ آپ کے والدین غیر مسلم ہیں یا مسلمان تو ہیں لیکن بدعات و خرافات میں مبتلا ہیں اور وہ نہیں چاہتے کہ آپ کسی ایسی محفل میں شریک ہوں جس میں کتاب و سنت کی صحیح اور درست بات کی جائے تو آپ کہہ سکتے ہیں کہ میں چھٹی پر گھومنے پھرنے کے لیے جارہا ہوں یا کسی دوست سے ملاقات کے لیے جارہا ہوں۔ اس طرح آپ گھر میں ہونے والے ایک بڑے فتنے (یعنی والدین سے شکررنجی و ناراضی) سے بچ جائیں گے۔

یعنی پہلے ان سوالات کو سوچ لیں: کیا چھٹی پر جانا بہت ضروری ہے؟ کیا اگر آپ چھٹی پر نہ گئے تو کوئی بہت بڑا فساد رونما ہوجائے گا؟ البتہ اگر آپ کو چھٹی حاصل کرنے کا ملازمت کے قواعد کے لحاظ سے حق حاصل ہے تو اور منیجر بلاسبب آپ کو چھٹی نہیں دے رہا ہے تو معاملہ اتنا سنگین نہیں رہا، آپ اپنا حق استعمال کریں۔ آپ کو ویسے ہی جھوٹ بولنے کی کوئی ضرورت نہ ہوگی۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

اخلاق و آداب کے مسائل، صفحہ: 399

محدث فتویٰ